حضرت مولانا عبدالحنان صاحبؒ کی رحلت

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے ایک قدیم اور ممتاز فاضل رکن شوریٰ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب ساکن سیری نزدیار حسین ضلع صوابی گزشتہ جمعہ مورخہ ۲۱ رجولائی ۲۰۰۶ء کو ایکسیڈنٹ کے حادثہ میں دار فانی سے دار بقاء کی طرف منتقل ہوگئے۔ جامعہ حقانیہ کو اللہ نے امتیازی خصوصیت سے نوازا ہے کہ اس کے تمام فضلاء کو اللہ نے اشاعتِ دین کے کسی نہ کسی شعبہ سے منسلک کردیا ہے۔ بانی جامعہ حضرت شیخ الحدیثؒ کی دعوات ہی نتیجہ ہے کہ اس کا ہر روحانی فرزند ادارہ ھذا اور اس کے شیوخ واساتذہ کے ساتھ بے پناہ عقیدت ومحبت کا مجسمہ بن جاتا ہے۔ حضرت مولانا مرحوم کو رب العزت نے اس صف میں امتیازی مقام سے نوازا تھا۔ اٹھتے بیٹھتے زبان پر جامعہ حقانیہ اور اپنے شیخ ومربی کا ذکر رہتا۔ ساری زندگی اشاعت دین کے ساتھ ساتھ جامعہ حقانیہ کی ترقی اور استحکام کی فکر اور اس کیلئے مساعی میں گزاری۔ حادثہ کے روز سے چند دن قبل اپنے مرکز علمی میں شوریٰ کے اجلاس کے انعقاد کا دعوت نامہ ملا اس میں شرکت کیلئے حسب سابق بیتاب تھے، ہر ملنے والے سے حقانیہ کے جہد مسلسل، کامیابیوں اور تعاون کا ذکر کرتے رہے۔ ادارہ سے تعلق کی حالت یہ تھی کہ ایکسیڈنٹ کے بعد نازک حالت میں جب ہسپتال پہونچائے گئے، بار بار تیمارداری کرنے والے سے کہتے کہ خیال رکھنا میرے جیب میں حقانیہ کا چندہ پڑا ہوا ہے۔ کہیں ضائع نہ ہوجائے۔ رحلت کیلئے رب العزت نے اسی مبارک جمعہ کے دن کا انتخاب فرمایا۔ جامعہ حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ، نائب مہتمم مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ جملہ منتظمین ومتعلقین ایک ایسے نامور، وفادار فاضل کی جدائی میں مرحوم کے برخورداران ومتعلقین ومعتقدین کے ساتھ شریک تعزیت ہیں۔ حق تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس کے مدارج پر فائز فرمادیں۔

حضرت مولانا محمد سلیمان صاحبؒ کی وفات

گلستان حقانیہ کے ایک اور قابل فخر، ادارہ اور اساتذہ کے نام پر مرمٹنے حقانیہ کے ترقی وتعاون کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنے والا فارغ التحصیل اور رکن شوریٰ حضرتِ مولانا محمد سلیمان صاحب، ساکن سلیم خان ضلع اٹک گزشتہ ماہ داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے خاندان اور مرکز علمی حقانیہ کو داغ مفارقت دے کر رخصت ہوا۔ فراغت کے ساتھ ہی تربیلہ ڈیم کے ایک بڑی جامع مسجد میں امامت وخطابت کی ذمہ داری سنبھال کر جو علمی خزانہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اور دیگر اساتذہ کرام سے حاصل کیا اس کے پھیلانے میں مصروف ہوگئے۔ علمی کمال واخلاق کی وجہ سے کالونی میں ہر فرد ان کا ایسا گرویدہ ہوگیا کہ فالج کے حملہ کے بعد کچھ عرصہ جب اپنے گاؤں میں گزارنے کا ارادہ کرلیا۔ شاگردوں اور متعلقین سے جدائی برداشت نہ ہوسکی۔ گاؤں سے تربیلہ واپس آنے پر مجبور کرا کے اس کی تیمارداری کے لئے ہر وقت حاضر خدمت رہتے۔ ان کی بھی امتیازی خصوصیت یہی تھی کہ صبح وشام اپنے متعلقین واحباب کو اپنے روحانی مرکز جامعہ